السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فضیلۃ الشیخ!ترنم سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے کیا معنی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنت صحیحہ میں ترنم سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی ترغیب دی گئی ہے 'تو اسے مراد تحسین صوت ہے اسم کے معنی یہ نہیں کہ قرآن مجید کی تلاوت گانے کے انداز میں کی جائے صحیح حدیث میں ہے:

«مَاأَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ، مَاأَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ» (صحيح البخاري التوحيد باب قول النبي ﷺ الماہر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة لح ح: 7544 وصحيح مسلم صلاة المسافرين باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن ح: 792

''اللہ تعالیٰ نے اور کسی کی طرف اس طرح کان نہیں لگائے جس طرح اپنے نبی کی قرآن مجید کی حسن صوت اور بلند آواز سے تلاوت کی طرف کان لگائے ہیں۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

(لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ» (صحيح البخاري التوحيد باب قول الله تعالى واسروا قولكم اواجهروا به لح حديث، 7527»

''وہ ہم مىں سے نہیں ہے جو خوبصورت اور بلند آواز سے قرآن کی تلاوت نہ کرے۔''

مذکورہ حدیث میں اللہ تعالیٰ کے جو کان لگا کر قرآن مجید سننے کا ذکر ہے 'تو یہ سننا اس طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے شایان شان ہے۔ اس میں صفت میں بھی اللہ تعالیٰ اپنی دیگر تمام صفات کی طرح مخلوق سے مشابہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کان اور سننے کے بارے میں بھی وہی کہا جائے گا جو اس کی دیگر صفات کے بارے میں کہا جاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اس طرح پوری ہیں جس طرح اس کی ذات گرامی کے شایان شان ہیں' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿١١﴾... سورة الشورى

''اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے''

تغنی) (یعنی ترنم سے تلاوت کرنے) سے مراد بلند اور خوبصورت آواز کے ساتھ خشوع خضوع سے تلاوت کرنا ہے تاکہ اس سے دل کے تار ہل جائیں اور مقصود بھی یہی ہے کہ قرآن سے دل ہلا دیے جائیں تاکہ دلوں میں خشوع پید ہو اور اطمینان وسکون بھی اور وہ قرآن مجید سے استفادہ بھی کریں۔ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ ایک بار نبی ﷺ کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو وہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے آپ نے ان کی تلاوت کو سننا شروع کر دیا اور پھر فرمایا:

«يَاأَبَا مُوسَى لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ» (صحيح البخاري فضائل القرآن باب حسن الصوت بالقراءة للقرآن حديث 5048 وصحيح مسلم صلاة المسافرين باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن حديث 793 وسنن النسائى الافتتاح تزين القرآن بالصوت حديث 1022 واللفظ له)

''اسے تو آل داود علیہ السلام کا سا لحن عطا کیا گیا ہے۔

جب سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے انہیں بتایا کہ آپ ان کی تلاوت سنتے رہے ہیں تو انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ آپ میری تلاوت سن رہے تو نیں اور بھی زیادہ خوبصورت طریقے سے تلاوت کرتا۔

(السنن الکبری للبیہقی: 230-231 مسند ابی یعلی 7279/13)

نبی ﷺ نے انہیں خوبصورت طریقے سے پڑھنے سے منع کیا نہیں فرمایا تو اس سے معلوم ہوا کہ خوبصورت آواز میں بڑے اہتمام کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کنا امر مطلوب ہے تاکہ پڑھنے اور سننے والے میں خشوع بھی پیدا ہو اور دونوں قرآن مجید سے استفادہ بھی کریں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص30

محدث فتویٰ